عبدالستار تونسوی علیہ الرحمۃ کی جدائی پوری قوم اور خصوصاً علمی و دینی حلقوں کیلئے نا قابل برداشت صدمہ ہے مرحوم نے زندگی بھر سواد اعظم اہل سنت والجماعۃ کا علم لہرایا اور مخالف قوتوں کا تعاقب کیا اور تصنیف و تالیف و تحقیق کے علمی میدانوں میں آخر دم تک ڈٹے رہے آپ عظیم مرکز علم دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ اور فارغ التحصیل تھے آپ کی نماز جنازہ میں بلامبالغہ ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی

مولانا محمد امیر بجلی گھرؒ: اسی طرح حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھرؒ صوبہ پختونخواہ کی بڑی متحرک اور جاندار شخصیت تھی زندگی بھر اصلاح معاشرہ اور اس کی بہتری کے لئے شہر شہر گاؤں گاؤں اور گلی گلی کوششیں کرتے رہے اپنی خداداد اور بے مثال فن تقریر سے لوگوں کے دلوں کو گرماتے رہے چہروں پر مسکراہٹیں سجاتے رہے اور مولانا روم کی مثنوی کے دل سوز اشعار سے آنکھوں کو پرنم کراتے رہے قدرت نے آپ کو فن تقریر میں عجیب ملکہ عطا فرمایا تھا گرج دار آواز کے ساتھ ساتھ ترنم اور سوز و گداز کا لہجہ بھی سننے والوں پر سحر طاری کر دیتا اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنی تقریر میں ایسے ایسے نکات اور ظریفانہ لطائف بیان کرتے کہ سامعین عش عش کر اٹھتے آپ بڑی مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک تھے۔ ابھی کچھ عرصہ قبل آپ نے الحق کے لئے کئی اہم مضامین بھی بھیجے اور کچھ عرصہ سے وقتاً فوقتاً حضرت والد صاحب مدظلہ اور راقم سے بھی تبادلہ خیال فرماتے رہے بہرحال آپ کی جدائی سے صوبے میں تقریر و خطابت کی مسند کی رونقیں ختم ہوگئیں ہیں۔ اور ایک شاندار روایت اور عہد کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ ؎ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

پروفیسر غفور احمدؒ: اسی طرح پروفیسر غفور احمد کی جدائی بھی پاکستانی سیاست کے لئے ایک بہت بڑا دھچکا ہے جناب پروفیسر صاحب مرحوم اکابرین و سیاسی زعماء کے قافلے کے آخری یادگاروں میں سے تھے بلکہ اسلاف کے اصولی روایات کے نقش کہن کے نشان منزل تھے۔ تہتر کے آئین کے لئے آپ کی شاندار مساعی پارلیمانی تاریخ کا ایک زرین باب ہے قومی اتحاد کی عظیم تحریک میں آپ نے ایک فعال اور بڑے منتظم سیکرٹری جنرل کے امور خوبی سے انجام دیئے اور آپ بھٹو کے ساتھ مذاکرات کرنے والے وفد کے اہم ترین رکن تھے زندگی بھر کرپشن اور دیگر الزامات سے آپ کا دامن صاف رہا۔ ان عالم آخرت کے مسافروں، زہد و تقویٰ کے پیکروں، قربانی و ایثار کی زندہ جاوید تصویروں اور اپنے وقت کے مشاہیر و علماء اور لیڈروں پر الحق کے یہ چار تعزیتی صفحات یقیناً کافی نہیں اگر زندگی رہی تو تفصیلی طور پر ان کی جدائی میں چراغہائے عقیدت روشن کرنے کی کوشش کروں گا۔

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں ؎ بڑے چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

آخر میں ہماری خداوند غفور و کریم سے یہ دعا ہے کہ ان اسلاف و مشاہیر کے افکار و نظریات و خدمات کے روشن چراغوں سے یہ اندھیری کائنات ان کے جانے کے بعد بھی تا دیر روشن اور جگمگاتی رہے۔ اور ان کی معنوی و روحانی فیوضات و برکات کا بہتا دریا کبھی خشک نہ ہونے پائے۔ رحمھم اللہ تعالیٰ و رضی اللہ عنھم و ارضاھم۔